زناء قرآن کی نظر میں

تحریر و تحقیق ڈاکٹر قمر زمان

اسلامی فقہ میں کسی بھی عورت کا مرد کے ساتھ یا مرد کا عورت کے ساتھ ایک دوسرے کی اجازت سے جنسی تعلق زنا بالرضا کہلاتا ہے جبکہ کسی ایک کا دوسرے کے ساتھ زبردستی جنسی تعلق پیدا کرنا زنا بالجبر کہلاتا ہے۔

قرآن میں کہیں بھی زنا بالجبر اور زنا بالرضا کی اصطلاحات نظر نہیں آتیں۔ اس سلسلے میں پیش کی جانے والی سورۃ نور کی آیت نمبر ۲ یا تو زناء سے متعلق ہے ہی نہیں یا یہ کہ کم از کم اس آیت سے زنا بالجبر کا ہی مفہوم لیا جائے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَلا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ

اس آیت کا عمومی ترجمہ کچھ اس طرح کیا جاتا ہے۔

بدکاری کرنے والی عورت اور بدکاری کرنے والا مرد دونوں میں سے ہر ایک کو سو درے مارو اور اگر تم خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو خدا کے دین کے معاملے میں تمھیں ان پر ہرگز ترس نہ آئے اور چاہیئے کہ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت بھی موجود ہو۔

ترجمے کی غلطیوں کو ایک طرف رکھتے ہوئے آیئے دیکھتے ہیں اس ترجمے سے کیا حاصل ہوا۔

پہلی بات:

خواہ زانیہ ہو یا زانی دونوں کی سزا برابر ہے اور دونوں میں ہر ایک کو سو کوڑے لگائے جائیں گے۔

دوسری بات:

لوگوں کی ایک جماعت اس تماشے کو دیکھے گی۔ آیئے اب اگلی آیت پر غور کر کے دیکھتے ہیں۔

الزَّانِي لا يَنْكِحُ إلا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ لا يَنْكِحُهَا إِلا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ وَحُرِّمَ ذَلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ

بدکار مرد تو صرف بدکار عورت سے یا مشرکہ عورت سے ہی نکاح کرتا ہے اور بدکار عورت سے صرف بدکار مرد یا مشرک مرد ہی سے نکاح کرتی ہے۔

کتنا عجیب اعلان ہے۔

۱۔ کہ بدکار مرد صرف بدکار عورت یا مشرکہ سے شادی کرتا ہے۔

۲۔ اور بدکار عورت کو شادی کے لئے صرف بدکار مرد یا مشرک مرد ہی ملتا ہے۔

کیا یہ اعلان کسی بھی مشاہدہ کے مطابق صحیح ہے۔ ہم تو اس قسم کا رویہ کسی بھی معاشرے میں نہیں دیکھتے۔ کوئی بھی بدکار مرد یہ نہیں چاہتا کہ اس کی بیوی بدکار ہو۔ وہ تو یہی چاہتا ہے کہ اس کی بیوی انتہائی پاکباز اور ہر برائی سے دور ہو۔ اور نہ ہی بدکار مرد کو ہم کسی مشرکہ (بت پرست) عورت سے شادی کرتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ اسی طرح بدکار عورت کو بدکار مرد کو پسند کرتے ہوئے بھی نہیں دیکھتے۔ شوہر تو اسے بھی پاکباز ہی چاہئے اور نہ ہی کوئی مسلمان بدکار عورت کسی بت پرست کو پسند کرتی ہے۔

اب اگر یہ مفہوم ہر صورت غلط ثابت ہو رہا ہے تو پھر دیکھنا ہو گا زناء کیا ہے اور اس کے لئے غور کرنا ہو گا کہ:

۱۔ بدکار مرد اور مشرک کو ایک ہی مقام کیوں دیا گیا؟

۲۔ ان دونوں میں قدر مشترک کیا ہے؟

۳۔ مزید یہ کہ لفظ "فاجلدو" کا ترجمہ کوڑے مارنا کیوں کیا گیا؟

"فاجلدو" مرکب ہے "ف" حرف ہے اور" اجلدو" فعل امر ہے۔ "اجلدو" کا مادہ "ج ل د" ہے اسی مادہ سے دوسرے الفاظ جن میں "جلد" کھال کو اور "مجلد" اس کتاب کو کہتے ہیں جس کی جلد بندی کی گئی ہو۔

"جلد" کے بنیادی معنی "حفاظت" کے ہوتے ہیں اسی وجہ سے انسانی کھال کو بھی جلد کہتے ہیں کہ وہ بیرونی خطرات سے جسم کی حفاظت کرتی ہے۔ "مجلد کتاب" کی جلد اس کتاب کو محفوظ کرتی ہے۔

عربی میں کوڑے کو "سوط" کہتے ہیں یہ لفظ سورۃ الفجر کی آیت نمبر ۱۳ میں وارد ہو ہے۔

فَصَبَّ عَلَيۡهِمۡ رَبُّكَ سَوۡطَ عَذَابٍ

پس ان پر تیرے پروردگار نے عذاب کا کوڑا برسایا

زیر بحث آیت میں ایک لفظ "مائة" آیا ہے جس کا ترجمہ سو(۱۰۰) کیا جاتا ہے۔ دراصل "ماۃ" اس کیفیت کو کہتے ہیں جس میں بہتات ہو۔ گنتی کی بہتات کو بھی "ماۃ" کہا جاتا ہے جس کی وجہ سے سو(۱۰۰) کو بھی "ماۃ" کہا جاتا ہے۔

دراصل یہاں پر لوگوں کو قرآن کی تعلیمات کو بگاڑنے سے روکنے کے لئے تربیت کی کیفیت انتہائی بہتات کے ساتھ اعلی درجہ کی ہونی چاہیئے تاکہ وہ لوگ اس طرح کی حرکت سے باز رہیں۔ یہی غلطی اگر نادان لوگوں سے ہو تو ٹریننگ میں تخفیف ہو گی جبکہ حکومت کے صاحب اقتدار اگر یہ غلطی کریں گے تو انکے لئے مزید ٹریننگ کا انتظام کرنا ہو گا۔

زناء کے مفہوم کو بہتر طور پر سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ فحش کا قرانی مفہوم بھی سامنے ہو۔ فحش دراصل وہ وہ تمام غیر الٰہی تعلیمات ہیں جن کو وحی الٰہی کو پس پشت رکھ کر پیش کیا جاتا ہے اور ان کو شریعت الٰہی کہا جاتا ہے یعنی احکامات الٰہی کے ساتھ اشتراک کو فحش کہا گیا ہے۔ مزید تفصیل کے لئے دیکھئے مضمون "فحش کا قرآنی تصور" ۔

فحش کے مقابلے میں قرآن میں لباس التقویٰ کی اصطلاح آئی ہے سورۃ الاعراف کی آیت ۲۶ میں ارشاد ہے۔

يَا بَنِي آدَمَ قَدْ أَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُوَارِي سَوْآتِكُمْ وَرِيشًا وَلِبَاسُ التَّقْوَى ذَلِكَ خَيْرٌ ذَلِكَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ

اے بنی آدم ہم نے تم پر ایک ایسا لباس پیش کر دیا ہے جو تمہاری برائیوں کو پس پشت ڈالتا ہے اور تمہاری آرائش بھی ہے یعنی تقویٰ کا لباس جو کہ خیر ہے یہ اللہ کی آیات سے ہے تا کہ تم یاد رکھو۔

"سواتکم" مرکب اضافی ہے اور بنیادی مادہ کے حروف "س و ء" ہیں جس کے معنی برائی کے ہیں۔ اس کے برخلاف "لباس التقوی" وہ لباس ہے جو ہماری برائیوں کو پس پشت ڈالتا ہے اور جو اللہ کی آیات سے ہے یعنی قرآن ہے۔

ایک دفعہ یہ معلوم ہو جائے کہ فحش کوئی جنسی تعلق نہیں بلکہ قرآن کو پس پشت ڈال کر قرآن کے علاوہ تعلیمات کے پیچھے چلنے کو کہتے ہیں۔ تو لباس التقویٰ بھی واضح ہو جاتا ہے یعنی احکامات الٰہی کی تعلیم جو ہمیں غیر قرآنی تعلیمات سے بچاتی ہے۔

زناء اور شرک کو اسی لئے ایک مقام دیا گیا ہے کہ شرک احکامات الٰہی کے ساتھ دوسری تعلیمات کا اشتراک ہے تو زناء احکامات الٰہی کو ہی خراب کرنے کا نام ہے۔ ان دونوں اصطلاحات کا کسی بھی جنسی فعل سے تعلق نہیں ہے۔ آیئے اب سورۃ نور کی آیت نمبر ۲ اور ۳ کا اسی مقصد کے تحت ترجمہ پیش کرتے ہیں۔

الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ○

الزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ وَحُرِّمَ ذَلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ○

ہر وہ شخص خواہ مرد ہو یا عورت اگر احکامات الٰہی کو خراب کرتا ہے تو اس کو ان غلط کاریوں سے محفوظ کرنے کے لئے انتہائی حفاظت کا انتظام کرنا چاہئے۔ اور اللہ کے دین کے معاملے میں کوئی رعایت نہیں اگر کہ تم اہل امن ہو اور آخری نتائج آنے پر بھی اہل امن میں شامل رہے اور انکی سزا جو ان کے لئے بطور تربیت نافذ کی گئی ہو اہل امن کی نگہبانی میں ہونی چاہئے کیونکہ زانی کو جب بھی موقع ملے گا تو وہ ایسے ہی لوگوں کی ہی صحبت میں رہے گا جو زانی یعنی احکامات کو بگاڑنے والے ہوتے ہیں یا مشرک یعنی احکامات میں خود اپنے خیالات کا اشتراک کرنے والے ہوتے ہیں۔ اسی طرح زانیہ بھی صرف زانی سے ہی معاہدہ کرتی ہے یا مشرک کے ساتھ۔